حنیف احمد محمود۔برطانیہ

تقریر

نور آتا ہے نور

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (النور:36)

اللہ نور ہے آسمانوں کا بھی اور زمین کا بھی۔

بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا
جو ہو گا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اُس مَہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اِک عالَم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اِک دل کی غذا دی
فَسُبحَانَ الَّذِی اَخزَی الاَعَادِی

سامعین کرام! مجھے اِس وقت آپ کے سامنے جس موضوع پر گفتگو کرنی ہے وہ ہے ''نور آتا ہے نور''

یہ الٰہی الفاظ اُس عظیم پیشگوئی کے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مسیح الزماں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام پر اپنے موعود بیٹے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے بارے میں نازل فرمائی۔

اِس پیشگوئی میں حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق درج باون علامات میں سے ایک علامت ''نور آتا ہے نور'' بھی ہے۔

سامعین! اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ النور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٌ کے خطاب سے نوازا ہے اور سورۃ مائدہ آیت 16 میں فرمایا: قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ کہ تمہارے لئے اللہ کی طرف سے ایک نور اور ایک روشن کتاب آچکی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

عجب نوریست در جان محمدؐ
عجب لعلیست در کان محمدؐ
زِ ظلمت ہا دلے آنگہ شود صاف
کہ گردد از محبان محمدؐ

جب دنیا اِس نورِ محمدؐ سے منہ موڑنے لگی اور ظلمات جگہ لینے لگی تو اِن ظلمات اور اندھیروں کو از سرِ نو روشنیوں میں تبدیل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو آسمانی نور دے کر بھیجا اور اپنے الہام میں اُس سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: ''تو جہاں کا نور ہے''

آپؑ نے دنیا میں آکر یہ اعلان کیا کہ

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

آپؑ نے یہ بھی کہا:

''اس تاریکی کے زمانے کا نور مَیں ہوں۔ جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں۔''

(مسیح ہندوستان میں، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 13)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس نور کو مزید پھیلانے اور اسے چار چاند لگانے کے لئے خدائے عزوجل سے اپنے کام میں مدد و نصرت چاہتے ہوئے رحمت کا ایک نشان مانگا۔ سو اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی اشاعتِ انوارِ الٰہی کی اس شدید خواہش کو قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ آپؑ کی متضرعانہ دعاؤں کو سنا اور اپنے الہام میں آپؑ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

”میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی ... دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْآخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعُلَاءِ۔ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔“

(اشتہار 20/فروری 1886ء)

سامعین! چنانچہ پیشگوئی کے عین مطابق 12/جنوری 1889ء کو ”نور آتا ہے نور“ کا مصداق وہ موعود لڑکا پیدا ہوا جسے خدا تعالیٰ نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا تھا۔ جو خود بھی نور تھا اور اس زمانہ کے نور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے جسمانی اور روحانی ہر دو لحاظ سے تعلق ہونے کی وجہ سے نورٌ علیٰ نورٍ کا مصداق تھا۔ جو زندہ رہنے والا، اسلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچانے والا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور آپؐ کی عظمت کو بلند کرنے والا تھا۔

”نور آتا ہے نور“ کے مبارک الہامی الفاظ میں نور کے مسلسل اور بلا انقطاع ظاہر ہوتے چلے جانے کی طرف بھی ایک لطیف اشارہ ہے۔ یعنی اس نور کا ایک دفعہ ہی نہیں بلکہ کئی مرتبہ ظہور ہوگا اور ہوتا چلا جائے گا اور ایک کے بعد دوسرا انوارنی وجود ظاہر ہو کر نورِ توحید، نورِ اسلام، نورِ قرآن اور نورِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا بھر میں اشاعت اور غلبہ کا موجب بنے گا۔

چنانچہ 26/مئی 1908ء کو جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہوئی اور وہ نور ظاہری طور پر ہماری نظروں سے اوجھل ہو گیا اور جماعت مادی لحاظ سے کچھ عرصہ کے لیے تاریکی میں چلی گئی۔ شدید بے چینی واضطراب کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ کچھ سجھائی نہ دیتا تھا کہ اب کیا ہو گا؟ تب سورۃ النور میں مذکور آیت استخلاف، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ اور پیشگوئی مصلح موعود میں دیے گئے وعدۂ رحمت کے عین موافق حضرت مولوی حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے ذریعہ نورِ خلافت دنیا میں ظاہر ہوا اور آپؓ کے ذریعہ سے وہ خوف جو عارضی ظلمات کے نتیجہ میں پیدا ہوا تھا جاتا رہا۔

پھر جب حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے وفات پائی تو جماعت ایک دفعہ پھر مادی طور پر تاریکی میں چلی گئی۔ اُدھر جماعت میں ایسے لوگ پیدا ہو گئے تھے جن کی وجہ سے اس تاریکی میں اور بھی اضافہ ہوا۔ مگر اس موقع پر بھی ”نور آتا ہے نور“ کا الہام بڑی شان کے ساتھ پورا ہوا اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے نورانی وجود کے نتیجہ میں یہ تاریکیاں بھی چھٹ گئیں۔ پھر آپؓ کی وفات کے بعد حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ذریعہ جماعت مومنین نے انوارِ خلافت سے فیض حاصل کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں مومنین سے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ جب بھی ان پر خوف وحزن کی حالت آئے گی وہ ان کے سینوں کو نورِ خلافت سے منور کر کے ہر قسم کی ظلمات سے پاک کر دے گا اور ان کے خوف کے حالات کو امن سے بدل دے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ النور میں فرمایا:

اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے وہ ان کے لیے اُسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔ (النور:56)

سامعین! پھر ایسا ہی واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی وفات پر ظہور میں آیا اور حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے ذریعہ خلافت رابعہ کے ظہور سے خوف کے اندھیرے دُور ہوئے اور انوارِ اسلام کی عالمگیر اشاعت کی آسمانی مہم میں غیر معمولی تیزی آئی۔ اور آپؒ کی جب وفات ہوئی تو ”نور آتا ہے نور“ کے خدائی وعدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو خلافت کے منصب جلیلہ پر متمکن فرما کر اپنے نور کی ایک اور تجلّی کو ظاہر فرمایا اور اشاعتِ انوارِ اسلامی اور اشاعتِ انوارِ قرآنی اور اشاعتِ انوارِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر مبارک آسمانی مہم نئی بلندیوں کو چھوتے ہوئے نہایت کامیابی سے آگے بڑھنے لگی اور مسلسل بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”یہ ایک عظیم پیشگوئی ہے جو کسی شخص کی ذات سے وابستہ نہیں ہے بلکہ یہ پیشگوئی اسلام کی نشأۃ ثانیہ سے تعلق رکھتی ہے اور اس پیشگوئی کی اصل تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18/فروری 2011ء)

ایسا کیوں نہ ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما رکھا تھا کہ لَوْكَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ اَوْ رِجَالٌ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ کہ اگر نورِ ایمان دنیا سے اٹھ جائے اور دنیا ظلمات میں گھر جائے تو بھی ابنائے فارس میں سے کچھ ایسے وجود کھڑے ہوں گے جو الٰہی تائید سے ثریا سے ایمان کو واپس لائیں گے اور اس نور کے ذریعہ سے کفر اور الحاد کی ظلمات کافور ہوں گی۔

سامعین کرام! مَیں اب آپ حاضرین کے سامنے حضرت مولانا عبد الرحیم درد صاحب مبلغ سلسلہ کا ایک دلچسپ مضمون اختصار کے رکھتا ہوں جس میں آپؓ موصوف نے مختلف اہلِ مذاہب اور قوموں کو نور آتا ہے نور عنوان کے تحت مخاطب ہو کر بتایا ہے کہ آپ کے ہاں جس شخص کا انتظار ہے وہ شخص حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی صورت میں دنیا میں ظاہر ہو چکا ہے اور وہ پیشگوئی کی دیگر شرائط کے ساتھ نور کا لبادہ بھی اوڑھے ہوئے ہے۔ سب سے اوّل آپ اہلِ پیغام سے یوں مخاطب ہیں۔

اہل پیغام سے خطاب

اے اہل پیغام! وہ دن یاد کرو جب تمہارے بزرگ مغربی تعلیم کے حصول میں مصروف تھے اور اپنی زندگی کا ایک مقصد یہ سمجھتے تھے کہ اپنے ہم وطنوں کو بھی مغربی تعلیم و تہذیب کا ہی سبق دیں گے۔ حتی کہ بعض نے اس میں یہاں تک غلو کیا کہ خود دینِ اسلام کے متعلق ہی انہیں شبہات پیدا ہونے شروع ہوگئے۔ وہ کون تھا جس نے اس وقت انہیں ضلالت کے سمندر میں غرق ہونے سے بچالیا۔ کیوں ان کی زندگی کا رنگ بدل گیا۔ اگر ایک پولوس کی طرح ساری دنیا میں چکر لگاتا رہا تو دوسرا پطرس کہلایا۔ ظاہر ہے کہ دنیا میں ایک مسیح آیا تھا جس کے دم سے مردے زندہ ہوتے تھے۔ لیکن افسوس تم نے اپنے محسن اور مرشد سے گستاخی کی اور اس کی شان کو نہ سمجھا اور اس کو اس کے مرتبہ سے گرادینے کا ہی مشورہ کرتے رہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تم نے اس کے لختِ جگر کے بغض کو دین قرار دے لیا۔ **اس کے در و دیوار پہ نور برسا اور خدا نے کہا کہ بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ مگر افسوس! تم نے اس کے کپڑوں کی قدر نہ کی۔ اس کے موعود پسر کو تو بھلا کیا ڈھونڈنا تھا۔ اے نادانو! اگر تم دنیا کی بادشاہت ہی چاہتے تھے تو کم سے کم اپنے مقدس راہنما کے کپڑوں کو ہی تلاش کرتے شاید ان کی برکت سے تمہاری آنکھیں بھی کھل جاتیں اور تم اس نور کر دیکھ لیتے۔**

خدا نے کہا تھا نور آتا ہے نور۔ وہ اپنے گھر آیا مگر افسوس اس کے اپنوں سے اسے قبول نہ کیا۔ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔ وہ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ کی پھونکوں سے اس نور کو بجھادیں مگر یاد رکھیں کہ اللہ اپنے نور کو کامل کرے گا خواہ کافر کتنا ہی بُرا مناتے رہیں۔

اے قادیان سے نکل جانے والو! تمہارے منہ کی پھونکیں عجیب ہیں۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ تم لوگوں کو قادیان بلاتے تھے۔ مگر اب موقعہ بے موقعہ تم دنیا میں یہ اعلان کرتے پھرتے ہو کہ قادیان مت جاؤ۔ کیونکہ اب وہاں کلمہ گو لوگوں کو کافر کہا جاتا ہے۔ حالانکہ تم جانتے ہو کہ خود خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ کہا تھا۔

جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہو گا اور تیرا مخالف رہے گا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔

اے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مجدد کہنے والو! مسئلے مسائل اور بحثیں تو ابتدائے آفرینش سے ہوتی ہی رہی ہیں اور تم نے خود اس کا تیس سال تک تجربہ کر لیا ہے۔ کتابیں لکھتے لکھتے تمہاری قلمیں گھس گئیں اور بال سفید ہوگئے۔ مصلح موعود کی مخالفت میں تقریریں کرتے کرتے تمہاری زبانیں خشک ہوگئیں اور تمہارے گلے بیٹھ گئے۔ دعائیں کرتے کرتے تمہارے ناک گھس گئے اور تمہارے ماتھے سیاہ ہو کر گڑھے بن گئے۔ نتیجہ کیا ہوا۔ دیکھ لو! خود تمہارے اپنے گھروں میں تمہارے اپنے بچے پیدا ہوئے اور اس عرصہ میں وہ جوان بھی ہوگئے مگر تم ان پر وہ اسلامی رنگ نہ چڑھا سکے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رنگ ہے اس سے اندازہ لگا لو کہ باہر کی دنیا میں تم اور تمہاری کتابیں بھلا کیا کر سکتی ہیں۔.... حضور نے اپنے بچوں کے لئے بہت دعائیں کیں اور گریہ وزاری سے کیں ان سب کا جواب جو علاوہ تمہیں معلوم ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تیری ساری مرادیں پوری کردے گا اور پھر یہ الہام ہوا "خدا نے تیری ساری باتیں پوری کر دیں"۔ پھر کہا یہ ہو سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں اپنے موعود لختِ جگر کے حق میں پوری نہ ہوئی ہوں۔

بیشک تم اسے بچہ کہہ کر اپنے دل کی بھڑاس نکال لو اور بڑھتی ہوئی حسد کی آگ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرو۔ واقعی وہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بچہ ہے اور ہو بہو وہی ہے۔ کیوں نہ ہو۔ اسی کے حسن و احسان کا نظیر ہے۔ مسیحؑ ناصری کو بھی اس زمانہ کے اکابر نے یہی کہا تھا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا۔ مگر اے دنیا کے عالمو اور فقیہو! تم نے دیکھا۔ یہ بچہ کس طرح جلد جلد بڑھا اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا گیا۔ اس کی کتابیں دیکھ لو۔ تقریریں سن لو۔ کام دیکھ لو۔ بات کر لو۔ دعاؤں کا اثر معلوم کرو۔ اس کے تو تم خود بھی شاہد ہو کہ وہ کس طرح اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوا اور یقیناً اس سے تو ہرگز انکار نہیں کرسکتے کہ جیسا خدا نے فرمایا تھا۔ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پاچکا ہے۔ اگر ہٹ دھرمی سے انکار ہی کرو تو آؤ! مَیں تمہیں دنیا کے ہر گوشہ کے اخبارات کے کٹنگ دکھادوں جن میں اس کے طفیل اسلام اور احمدیت کا نام پہنچا اور اس نازک وقت میں بھی وہاں بموں کے دھماکوں اور دھوئیں کے بادلوں میں اس نور اللہ کے عَلَم بردار دنیا کے تمام براعظموں میں تاریکی اور ظلمت کو دور کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ آؤ! ضد کو چھوڑ دو۔ آکے دیکھو تو سہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لختِ جگر دل کا بہت حلیم ہے۔ آزما تو دیکھو۔ یوسف کے بھائیوں کا حال تمہیں معلوم ہے۔ ان سے بہتر نمونہ دکھاؤ تا تمہارے ساتھ بہتر سلوک ہو تم سمجھتے تھے کہ تمہارے قادیان کو چھوڑ دینے کے ساتھ ہی یہاں کی عمارتیں ٹوٹ پھوٹ جائیں گی اور نعوذ باللہ سلسلہ درہم برہم ہو کر سب کچھ عیسائیوں کے ہاتھ میں چلا جائے گا اور اس طرح گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی یکسر الصلب کی غلط ثابت ہو جائے گی۔ بھلا یہ کیسے ہو سکتا تھا۔ یہاں آکے دیکھو تو سہی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکانات کس قدر وسیع ہو چکے ہیں۔ مسجد مبارک ہی کو دیکھ لو کیسی وسیع اور خوبصورت بن گئی ہے۔ یہ وہی مسجد ہے جو ہر قسم کی برکتوں کا مرکز ہے۔ آؤ اور اس میں آکر سجدہ کرو۔ تا خدا تمہارا سینہ کھولے اور دلائل عقلیہ کی خشک منطق کے علاوہ رؤیا اور کشوف کے ذریعہ بھی تمہیں انشراح صدر عطا ہو۔ رؤیا اور کشوف سے استہزاء نہ کرو اور استخفاف کی نظر سے نہ دیکھو۔ کیونکہ خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا تھا۔ يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِيْ اِلَيْهِمْ۔ اپنی روح میں سوز و گداز پیدا کرو۔ اگر یہاں نہیں آسکتے تو اپنی اپنی جگہ ہی خدا کے حضور جھک جاؤ اور اس سے ہدایت کے طالب ہو۔ میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں اور سنو! قسم دیتا ہوں کہ ضرور ایسا کرو۔

آریوں اور ہندوؤں سے خطاب

سامعین کرام! مکرم مولانا آریوں اور ہندوؤں سے مخاطب ہو کر لکھتے ہیں۔

اے آریو اور ہندوؤ! مصلح موعود کا وجودِ باجود تم پر ایک بھاری حجت ہے۔ یہ وہ رحمت اور قربت کا نشان ہے۔ جو خدا نے دکھایا ہے یہ تمہارے لئے ایک کھلی نشانی ہے۔ تا تم یقین لاؤ کہ خدا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے۔ آپؑ نے دعویٰ کیا کہ اسلام سچا ہے اور یہی ایک زندہ مذہب ہے اور باقی سب باطل ہیں۔ تم نے انکار کیا۔ مخالفت کی اور نشان مانگا جب حضرت مسیح موعود جَرِيُّ اللّٰهِ فِيْ حُلَلِ الْاَنْبِيَاءِ نے تمہیں مصلح موعود کی بشارت دی تو تم نے ہنسی اڑائی اور ٹھٹھا کیا۔ غالباً اندر من تھا جس نے کہا۔ نو سال کی میعاد اتنی لمبی ہے کہ کوئی نہ کوئی لڑکا پیدا ہو ہی جائے گا۔ یہ کیا

نشان ہے؟ مگر اس نادان نے یہ نہ سوچا کہ جس قسم کے عظیم الشان بیٹے کی بشارت ہے وہ تو نو صدیوں میں بھی مل جائے تو نشان ہے۔ لیکھرام نے گستاخی کی اور کہا کہ اگر اسلام کا خدا کہتا ہے کہ پسرِ موعود سخت ذہین و فہیم ہو گیا تو آریوں کے خدا نے اسے الہام کیا ہے کہ وہ سخت غبی ہو گا۔ پھر اس بے باک دیدہ دہن نے یہاں تک تحدی سے پیشگوئی کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی ذریت کو زمین کے کناروں تک تو کیا شہرت ہو گی صرف قادیان میں بھی اکثر لوگ نہیں جائیں گے اور تین سال کے اندر اندر تو قطعی ان سب کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ اے قادیان کے آریو اور اے پنجاب اور ہندوستان کے ہندوؤ! اب بتاؤ کیا تمہارے خدا کی کوئی بات بھی سچی ثابت ہوئی۔ کیا لیکھرام نے جو کچھ کہا تھا وہ ایک گندہ جھوٹ نہیں نکلا۔ یقیناً اس نے خدا پر افتراء کیا۔ سو اس نے اس کی سزا پائی ..... اسلام کا خدا یقیناً سچا ہے۔ جو کچھ اس نے کہا وہ اسی طرح ہوا۔ پس کیا تمہارے لئے یہ ایک کھلی ہوئی نشانی نہیں۔ کیا مسیح موعود خدا کے سچے اوتار نہیں۔ سُن اور یاد رکھ کہ وہ کرشن ہیں اور آپ کی مہما گیتا میں بھی لکھی گئی ہے۔ آ! اور اس کے فرزند دلبند گرامی ارجمند کے چرنوں میں بیٹھ کہ وہ اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے تجھے تیری صدیوں کی بیماریوں سے صاف کرے۔

اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم مسیح موعودؑ کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو خدا نے اپنے بندے پر کیا تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو۔ اگر تم پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔

یہودیوں سے خطاب

اے یہودیو! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تمہیں غلامی سے چھڑایا تھا اور تمہاری تکالیف اور مصائب کو ختم کر کے تمہیں نئی زندگی عطا فرمائی تھی۔ اب تم دیکھتے ہو کہ اس زمانہ میں تم پر پھر شدید مصائب کا زمانہ آیا ہے جرمنی میں جو سلوک تم سے کیا گیا اور ہو رہا ہے۔ وہ میں سمجھتا ہوں کہ پرانے مصری مظالم سے کسی طرح کم نہیں۔ بلکہ اس سے خبہت بڑھ کر ہے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ خداوند خدا نے تمہیں یہ فرمایا تھا کہ بادشاہ تیرے مربی ہوں گے اور ان کی بیویاں تیری دایہ ہوں گی۔ وہ تیرے سامنے مونہہ کے بل زمین پر گریں گے اور تیرے پاؤں کی خاک چاٹیں گے۔ مگر آہ! اب وہی یعقوب کا گھرانہ خود مونہہ کے بل گرا پڑا ہے اور ہر کس و ناکس کے پاؤں کی خاک چاٹتا پھرتا ہے۔ لیکن اے بنی اسرائیل! تیرا حال جو حال کچھ بھی ہو۔ تو آخر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہے۔ جو ابوالانبیاء ہے اور بنی نوع انسان کے سب سے بڑے حصہ کے احترام اور اتحاد کا نقطہ مرکزی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موسوی شان اس بات کی مقتضی ہے کہ تجھ کو بھی آپ کے وافر روحانی فیض سے حصہ ملے اگر تو حقیقی نجات چاہتی ہے تو پھر اس خداوند خدا کی طرف توجہ کر جو حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسحاقؑ، حضرت یعقوبؑ اور موسیٰ علیہم السلام کا خدا ہے۔ اسی خدا نے پھر دنیا کی ہدایت کے لئے ایک ابراہیمؑ، ایک یعقوبؑ اور ایک موسیٰؑ پیدا کیا ہے۔ چاہیے کہ تو اس کی آواز سنے۔

اے اسرائیل! تو سمجھتی ہے کہ خداوند کی بچائی ہوئی قوم ہے۔ سو کون ہے تیری مانند؟ لیکن یہ بھی یاد رکھ کہ محض اپنے مونہہ کی باتوں سے کوئی قوم خدا کی چنندہ قوم نہیں بن سکتی۔ مصر کے فراعنہ خدا بنتے تھے۔ مگر تو نے دیکھا کہ وہ نہ بن سکے۔ آج جرمن قوم تیرے سامنے یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ خدا کی چنندہ قوم ہے اور خود تجھ پر اس نے وہی مظالم کا سلسلہ توڑ رکھا ہے جن کا تو مصر میں شکار تھی۔ آ! تو اس سے پہلے خدا کی گود میں بیٹھ جا۔ کہ تیرا جرمنوں سے زیادہ حق ہے۔ دیکھ کہ ابراہیمؑ کا بیٹا آج پھر دنیا میں موجود ہے۔

ہاں پھر وہی فرقان موجود ہے۔ جو حضرت موسیٰؑ کو دیا گیا تھا۔ اس فرقان کا اسرائیل کے سب سے زیادہ مقدس دن سبت کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ تو کہتی ہے کہ خدا نے سبت کے دن کو برکت دی اور اسے مقدس ٹھہرایا۔ پس سبت کے معاملہ میں تو سرکشی نہ کیجیو۔ **حضرت مصلح موعود کی پیدائش کی خوشخبری خدا نے ہفتہ کے دن دی۔ 20 فروری 1886ء کو ہفتہ کا دن تھا اور پھر ہفتہ کے دن ہی یعنی 12 جنوری 1889ء کو وہ نور آسمان سے اترا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔**

اے ہمارے نبیوں کے باپ ابراہیمؑ کی اولاد! اے یعقوبؑ کے گھرانے! اے موسیٰؑ کی نام لیوا قوم! آ! قادیان آجا اور اس آسمانی شہادت سے فائدہ اٹھا۔ جو اس وقت زندہ موجود ہے۔ آ اور اپنی غلامی کی زنجیروں کو توڑ دے کہ وہ تم سے اسیروں کی رستگاری کا موجب ہے۔ آ۔ آ۔ اور اس کے قدموں کو چوم کہ دوسری قومیں جلد سے جلد اس سے برکت پا رہی ہیں۔

عیسائیوں سے خطاب

اے مسیح ناصری کی قوم! تُو بھی سن کہ حضرت مسیحؑ نے تجھے یہ کہا تھا کہ اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو۔ جہاں کیڑا اور زنگ خراب کرتا ہے۔ پھر اسے کہا تھا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ دولت مند کا آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونا مشکل ہے۔ لیکن دیکھ کہ آج تو کس طرح دنیا کے مال اور دولت اور حکومت کی خاطر آپس میں لڑ رہی ہے اور ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہی ہے۔ سوچ اور سمجھ کہ تو کیا کر رہی ہے۔ آ کہ میں تجھے پھر وہی نظارہ دکھاؤں جو دو ہزار سال پہلے مسیح اور اس کے شاگردوں نے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔ دیکھ کہ مصلح موعود کے گرد کس طرح سچائی کے پروانے گرتے ہیں اور گرتے چلے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے شاگردوں سے کہا تھا۔ "نہ سونا اپنے کمربند میں رکھنا نہ چاندی نہ پیسے۔ راستہ کے لئے نہ جھولی لینا نہ دو دو کرتے۔ نہ جوتیاں نہ لاٹھی۔ کیونکہ مزدور اپنی خوراک کا حقدار ہے" مگر چلتے چلتے یہ منادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آگئی ہے۔ بعینہٖ اسی طرح مگر مسیح کے شاگردوں سے بہت زیادہ تعداد میں مصلح موعود کی آواز پر لوگ لبیک کہہ کر اپنی زندگیوں کو اور مال کو وقف کر رہے ہیں۔ تا خدا کی آواز کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنے گھروں اور رشتہ داروں اور عزیزوں سے جدا ہو جائیں اور وہ مسیح کی طرح ان سے کہہ رہا ہے۔ جو کوئی باپ یا ماں کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے وہ میرے لائق نہیں اور جو کوئی بیٹے یا بیٹی کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے وہ میرے لائق نہیں۔ اے مریم کے بیٹے کو پوجنے والو! اپنے گریبان میں مونہہ ڈال کر دیکھ۔ کہ کیا بُرا درخت اچھا پھل لا سکتا ہے نہیں ہرگز نہیں۔ اچھا درخت ہی اچھا پھل لاتا ہے۔ لیکن جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا۔ وہ کاٹا اور آگ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اے عیسائیو! تمہاری کتابوں میں لکھا ہے کہ آخری دنوں میں ایسا ہو گا۔ کہ تمارے بیٹے اور تمہاری بیٹیاں نبوت کریں گے اور تمہارے جوان رویا اور تمہارے بڈھے خواب دیکھیں گے مگر بات کیا ہے کہ آخری دن تو آ گئے۔ مگر تم میں ایسی نبوت کرنے والے کوئی موجود نہیں اور یہاں یہ حال ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں آسمانی انوار بارش کی طرح برسنے لگے اور لوگوں کو رؤیا اور کشوف اس قدر ہوئے کہ جن کا کوئی عدد

شمار نہیں اور دیکھ لو کہ مصلح موعود کے انکشاف کے ساتھ ہی نوجوانوں نے کثرت سے رویا دیکھے اور بڈھوں نے خواب پر خواب۔ حتی کہ دنیا کے حرامکار اور روحانی اندھے یہ کہنے لگ گئے کہ رؤیا اور خواب کوئی چیز ہی نہیں۔ حالانکہ اوپر آسمان پر عجیب کام اور نیچے زمین پر نشانیوں پر نشانیاں دکھائی جارہی ہیں۔ یہاں تک کہ جس طرح تمہاری کتابوں میں لکھا ہوا تھا کہ خدا مسیح کی آمد ثانی کے وقت خون اور آگ اور دھوئیں کا بادل دکھائے گا اور سورج تاریک اور چاند خون ہو جائے گا۔ آج ہماری آنکھوں کے سامنے موجودہ جنگ نے ان الفاظ کو حرف بحرف پورا کر دیا ہے اور کسی کو شک کی گنجائش ہی باقی نہ رہی۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ سینکڑوں ہزاروں سال پہلے کے لکھے ہوئے نوشتے تو پورے ہو جائیں۔ مگر مسیح موعود کا دنیا میں ظہور نہ ہوا ہو۔ یہ زمانہ یقیناً مسیح کا زمانہ ہے۔ آؤ عیسائیو ادھر آؤ! نور حق دیکھو! راہ حق پاؤ۔ شیل مسیحؑ اور اس کے حسن واحسان کا نظیر اور اس کا لخت جگر ہم میں زندہ موجود ہے۔ **وہ نور ہے۔ خدا نے اس کے متعلق فرمایا۔ نور آتا ہے نور وہ اپنے گھر آیا مگر افسوس اس کے اپنوں نے اسے قبول نہ کیا۔ اے عیسی مسیح کے ماننے والو! تم نور کے فرزند بنو اور تاریکی سے باہر نکل آؤ۔**

محمود اس وقت دنیا کا نور ہے جو اس کی پیروی کرے گا وہ اندھیرے میں نہ رہے گا۔ کیونکہ مقدس باپ نے اپنے بیٹے کے لئے یہ دعا مانگی تھی۔

لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دُور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک فَسُبحَانَ مَنۡ یَّرَانِی

یورپ کو پیغام

اے ساکنان یورپ! آج سورج تم پر تاریک ہے اور چاند خون ہے اور تم خون آگ اور دھوئیں کے بادلوں میں گھرے ہوئے ہو۔ آؤ! اب بھی وقت ہے اپنے دل کی کھڑکیوں کو کھول دو۔ کسی انسان کو خدا نہ بناؤ اور دولت کی پوجا نہ کرو کہ خدا کے سورج کی روشنی اور اس کے اپنے چاند کا نور مشرق میں جلوہ گر ہے۔ **آنکھیں کھولو اور اس نور کو پہچان کر اپنی حقیقی روح کو ٹھنڈک پہنچاؤ۔** اے عیسی بن مریم کی قوم! تمہاری کتابوں میں لکھا ہے کہ آنے والے کے نام سے غیر قومیں امید رکھیں گی۔ کیا یہ بات عیسیٰ علیہ السلام میں پائی جاتی ہے؟ کیا اس نے یہ نہیں کہا تھا کہ وہ اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کے واسطے بھیجا گیا ہے؟ کیا اس نے اپنے شاگردوں کو ہدایت نہ کی تھی کہ تم ان گمشدہ بھیڑوں کے سوا کسی کے پاس نہ جانا؟ پھر وہ کس طرح ان الفاظ کا مصداق ہو سکتا ہے۔ لیکن مصلح موعود کے متعلق خدا نے فرمایا تھا کہ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ پس دیکھو کہ وہ کس طرح غیر قوموں کو امید کا پیغام دے رہا ہے۔ پھر یہ بھی تمہاری کتابوں میں لکھا ہے کہ سب قومیں اس کے سامنے جمع ہوں گی۔ کیا مسیح کے زمانہ میں کبھی ایسا ہوا۔ یہ الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ وہ آج کل کا زمانہ ہے۔ جب کہ ساری دنیا ایک شہر کی صورت اختیار کر گئی ہے اور ہوائی جہازوں اور ٹیلیفونوں اور ٹیلی ویژن کے ساتھ تمام روکیں اور فاصلے مٹادیئے گئے ہیں اور دنیا کی تمام قومیں جمع ہو گئی ہیں اور ریڈیو کے ذریعہ سب کو اسی طرح آواز سنائی جا سکتی ہے۔ جیسے کہ تمام قوموں کو ایک جگہ جمع کر دیا جائے۔

یہی وجہ ہے کہ مصلح موعود کا کام یہ رکھا گیا تھا کہ وہ خدا اور اس کے رسول اور اس کے مسیح کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ پس قادیان دنیا کا مرکز ہے اور جو آواز یہاں سے اٹھائی جائے گی وہ چاروں طرف گونجے گی اور منارہ کی طرح اونچی ہوتی جائے گی۔ حتی کہ سب سے بلند ہو کر دنیا پر غالب آجائے گی۔ کیونکہ خداوند نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ پس اے دنیا کے فرزندوں اور مادہ پرست قومو! اس آواز کو سنو جو پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمین آمد امام کامگار

آؤ اور اس آسمانی مائدہ سے فائدہ اٹھاؤ کہ یہ صرف آج کی روٹی ہی نہیں جسے تم مانگا کرتے ہو۔ بلکہ ہمیشہ ہمیش کا عظیم الشان مائدہ ہے اور یاد رکھو کہ انسان صرف روٹی سے ہی نہیں جی سکتا۔

اے عہد نامہ جدید کے فلسفیو! تم یہ مانتے ہو۔ کہ کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر تمہارے درمیان رہا اور تمہیں یہ بھی یاد ہے کہ خداوند خدا تمہارے خدا نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تم اپنے لئے کوئی تراشی ہوئی مورت نہ بنانا نہ کسی چیز کی صورت بنانا جو اوپر آسمان میں یا یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہے اور یہ کہ تم اُن کے آگے سجدہ نہ کرنا اور نہ ان کی عبادت کرنا کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں میں خداوند سب کا خالق ہوں۔ میرے سوا کوئی خدا نہیں۔ پس مسیح ہو یا اس کی ماں کوئی انسان خدا نہیں بن سکتا۔ ہاں جس طرح مسیح خدا کا کلام تھا اسی طرح مصلح موعود کلمۃ اللہ ہے اور خدا نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے اور اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہے۔ وہ مجسم ہے اور خدا نے اس کا نام فضل رکھا ہے اور بے شک وہ سچائی سے معمور ہے اور وہ ہمارے درمیان اس وقت زندہ موجود ہے۔ آؤ اور اس سے آسمان کا فلسفہ پڑھو اور زندہ خدا کے کلام کی حکمتیں سیکھو۔ آؤ کہ پھر یہ دن نہ رہیں گے۔ وہ روحانی خزانے مفت لٹا رہا ہے۔ آؤ اور اپنی جھولی کو بھر لو۔

اے دنیا کے حکمرانو! اس میں شک نہیں کہ دنیا کی ہر قسم کی نعمتیں تمہیں حاصل ہیں۔ زمین کے گوشے گوشے میں تمہاری رسائی ہے۔ پہاڑوں اور جنگلوں کو تم نے روند ڈالا ہے۔ سمندر کی تہہ کے موتی تمہارے ہیں اور پر ہوا میں پرواز کرنا بھی تمہیں خوب آتا ہے۔ غرض دنیا کی سب کلوں اور حکمتوں سے تم واقف ہو اور ہم قادیان میں رہنے والے تمہاری نظر میں حقیر اور بیوقوف ہیں۔ مگر کیا خدا نے دنیا کی حکمت کو بیوقوفی نہیں ٹھہرایا۔ آؤ! قادیان آؤ کہ یہ مقدس ہستی خدا کے رسول کی تخت گاہ ہے اور آج یہاں مصلح موعود کے طفیل آسمانی بادشاہت کے دروازے کھلے ہیں۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ خدا نے دنیا کے بیوقوفوں کو چن لیا کہ حکیموں کو شرمندہ کرے اور خدا نے ہم جیسے دنیا کے کمزوروں کو چن لیا ہے کہ زور آوروں کو شرمندہ کرے۔ وہ قادر ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

(روزنامہ الفضل قادیان دارالامان۔ مورخہ 20 فروری 1945ء صفحہ 2-4)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

"پیشگوئی میں پسر موعود کی جو بنیادی صفت اور خاصیت بتائی گئی ہے وہ یہ ہے۔"نور آتا ہے نور" باقی تمام خواص اس مرکزی نقطہ کے گرد گھومتے ہیں۔ گزشتہ باون برس تک ہم نے انوار الٰہیہ کو اس پاک نفس پر بارش کی طرح برستے ہوئے دیکھا اور خود ہم نے مشاہدہ کیا کہ وہ انوار کبھی اخبارِ غیبیہ کے رنگ میں، کبھی علوم و معارف کی صورت میں اور کبھی اخلاقِ فاضلہ کے پیرایہ میں اس پر اپنا پرتَو ڈالتے رہے تھے۔ وہ نظر احدیت کا منظور تھا۔ جس پر فضلِ ربانی کا عظیم الشان سایہ تھا اور دیکھنے والوں کو صریح دکھائی دیتا تھا کہ قادرِ مطلق کا نور اس کی صحبت میں، اس کی توجہ میں، اس کی ہمت میں، اس کی دعا میں، اس کی نظر میں، اس کے اخلاق میں، اس کی خوشنودی میں، اس کے غضب میں، اس کی رغبت میں، اس کی نفرت میں، اس کی حرکت میں، اس کے سکون میں، اس کے نُطق میں، اس کی خاموشی میں، اس کے ظاہر میں اور اس کے باطن میں ایسے بھرا ہوا تھا۔ جیسے ایک مصفیٰ شیشہ ایک نہایت عمدہ اور اعلیٰ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ ہم میں سے بہتوں نے اس کے فیضِ صحبت سے اور اس سے دلی تعلق پیدا کر کے وہ نورانی برکات حاصل کیں۔ جو مجاہدات شاقہ سے بھی حاصل نہیں ہوسکتیں اور اس سے ارادت اور عقیدت کا تعلق پیدا کرنے سے ہم میں سے بہتوں کی ایمانی حالت نے ایک دوسرا ہی رنگ پکڑا جس سے ان میں نیک اخلاق ظاہر کرنے کی طاقت پیدا ہوگئی اور نفس امّارہ پر زوال آگیا اور جن خوش بختوں کو اس کی طویل صحبت میسر آئی وہ اس بات کی گواہی دیں گے کہ حضرت مصلح موعودؓ کا پاک وجود اپنی ایمانی قوتوں میں اخلاقی حالتوں میں، انقطاع عن الدنیا اور توجہ الی اللہ میں، محبت الٰہی میں، شفقت علی العباد میں، وفا، رضا اور استقامت میں اس عالی مرتبہ پر تھا جس کی نظیر آج کی دنیا میں ملنی ممکن نہیں۔ غرضیکہ اس کی نورانیت اس سے تعلق رکھنے والوں کے دلوں کو ہر وقت اور ہر آن منور کرتی رہی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ "نور آتا ہے نور" اور خدا شاہد ہے کہ پسرِ موعود کے شامل حال ایک عظیم الشان نور تھا۔"

(خطاب جلسہ سالانہ 1965ء)

سامعین! بس ہم سب کو اِس نور کے تکمیل کے لئے ہمیں ہر وقت یہ دعا کرتے رہنا چاہئیں۔ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اے ہمارے رب! ہمارے نور کو کمال تک پہنچا اور اپنی مغفرت کے اندر ہمیں لے لے۔ یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی جو کبھی خدا کے منکر تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے تھے اب دن میں سینکڑوں مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور ان کی زبانیں ہر وقت ذکر الٰہی سے تر رہتی ہیں۔ لیکن جہاں یہ نور دنیا میں ظاہر ہوا وہاں بہت سے لوگوں نے اس نورِ خدا کو بجھانے کی کوشش کی مگر وہ اپنے منصوبوں میں ناکام رہے۔ کیونکہ اس نے فرمایا تھا:

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَیَاْبَی اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ (التوبہ: 32)

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ (کی پھونکوں) سے بجھادیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کرنے کے سوا دوسری ہر بات سے انکار کرتا ہے خواہ کفار کو کتنا ہی برا لگے۔

خود حضورؓ نے جب اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا تو آپؓ نے واشگاف الفاظ میں فرمایا کہ

"دنیا اپنا زور لگالے وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کرلے۔ عیسائی بادشاہ بھی اور ان کی حکومتیں بھی مل جائیں... اور وہ مجھے اس مقصد میں ناکام کرنے کے لئے متحد ہو جائیں۔ پھر بھی میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گی اور خدا میری دعاؤں اور تدابیر کے سامنے ان کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیا میٹ کر دے گا اور خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزت کو قائم کرے گا اور اس وقت تک دنیا کو نہیں چھوڑے گا جب تک اسلام پھر اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر دنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کرلیا جائے۔"

(الموعود، انوار العلوم جلد 17 صفحہ 614)

اور وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا کا نظارہ ہم جب تک دنیا ہے بڑی شان سے دیکھتے رہیں گے۔ اِن شاء اللہ

مبارک کہ وہ نُور آتا ہے نُور
ہو جس سے جلالِ خدا کا ظہور

✡✡✡✡